سوال

(874) لڑکی کے باپ نے لڑکے کی ماں کا دودھ پیا ہو؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص ایک لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے، جبکہ لڑکی کے باپ نے نکاح کے طالب (خاطب) کے باپ کی بیوی کا دودھ پیا ہوا ہے۔ کیا یہ رشتہ ہو سکتا ہے؟ اور عورت کہتی ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ میں نے اسے کس قدر دودھ پلایا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس صورت میں لڑکی کا باپ خاطب کا پدری (رضاعی) بھائی بنتا ہے۔ اس طرح یہ لڑکی اس خاطب کی بھتیجی اور خاطب اس لڑکی کا چچا بن گیا۔ اور عورت کا یہ کہنا کہ میں نے دودھ تو پلایا ہے مگر معلوم نہیں کتنا پلایا ہے تو اس سے رضاعت کا حکم زائل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ''شروع میں قرآن کریم میں دس معلوم رضعات کا حکم نازل ہوا تھا کہ ان سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی تھی۔ پھر انہیں پانچ رضعات سے منسوخ کر دیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو معاملہ اسی طرح تھا۔'' (صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب التحریم بخمس رضعات، حدیث: 1452۔ سنن الترمذی، کتاب الرضاع، باب ماجاء لاتحرم المصة ولاالمصتان، حدیث: 1150 وسنن النسائی، کتاب النکاح، باب القدر الذی یحرم الرضاعة، حدیث: 3307۔)

اور جب عدد رضعات میں شک ہو جائے تو اس سے رضاعت کا حکم ثابت نہیں ہوتا ہے۔ ضروری ہے واضح طور پر پانچ رضعات (یعنی پانچ بار دودھ پیا جانا) ثابت ہو۔ البتہ ورع و تقویٰ کا تقاضا یہ ہے کہ یہ رشتہ چھوڑ دیا جائے۔ تاہم یہ لڑکی اس لڑکے کے لیے محرم نہیں بنے گی۔ کیونکہ رضاعت اس انداز سے ثابت نہیں ہوئی ہے جس سے حرمت ثابت ہوتی ہو۔ اگر لڑکا اس لڑکی سے نکاح کا اقدام کر ہی لے تو یہ گناہ گار نہیں ہو گا کیونکہ معلوم اور واضح طور پر رضاعت ثابت نہیں ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 613